بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ وَبَشِّرْ يَشَاءُ عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۸ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۱۸ شوال ۱۳۸۵ھ ۸ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۳۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ رفروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"کل تمام دن سر میں درد رہا ۔ اس وقت بھی ہلکا ہلکا درد ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

---

o۔ اکرم صاحب کیپ کوسٹ (غانا) نے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اطلاع دی ہے کہ ان کا لڑکا امجد بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بچے کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

---

o۔ تعلیم الاسلام کالج میں طبیعات کے پروفیسر مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی پی ایچ ۔ ڈی کی دادی صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بوجہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں۔ پچھلے دنوں انہیں نمونیہ کا شدید حملہ ہوا جس سے اب بفضلہ تعالیٰ نسبتاً افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے اور خون کے معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ انفیکشن ابھی بدستور ہے۔ یہ کیفیت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

---

o۔ میری اہلیہ محترمہ ام العطاء صاحبہ بخار، کھانسی اور اعصابی کمزوری کے باعث بیمار ہیں میں ہفتہ عشرہ کے لئے تبلیغی سلسلہ میں مشرقی پاکستان جا رہا ہوں، تمام احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔

(ابوالعطاء جالندھری)

---

o۔ چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ آج کل میو ہسپتال لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(احمد خان نسیم انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

---

o۔ ربوہ ۷ فروری ۔ گزشتہ رات ابر آلود رہا ۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کیلئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں

اخلاق میں چمک اور جذب کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر وہ دوسروں کو متاثر نہیں کر سکتے

"یاد رکھو کہ فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح متعدی ہونے ضروری ہیں۔ مومن کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذبہ نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسروں کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ دیکھو حاتم کا نیک نام ہونا سخاوت کے باعث مشہور ہے گو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ خلوص سے تھی۔ ایسا ہی رستم و اسفندیار کے بہادری کے قصے عام زبان زد ہیں۔ اگرچہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ خلوص سے تھے۔ میرا ایمان اور مذہب ہے، کہ جب تک انسان سچا مومن نہیں بنتا۔ اس کے نیکی کے کام خواہ کیسے ہی عظیم الشان ہوں وہ ریاکاری کے ملمع سے خالی نہیں ہوتے لیکن چونکہ ان میں نیکی کی اصل موجود رہتی ہے اور یہ وہ قابل قدر جوہر ہے جو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے باایں ہمہ ملمع سازی و ریاکاری وہ عزت سے دیکھے جاتے ہیں ...

کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ اس کی ساری باتیں بری حالت کی اچھی ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انسان اچھی باتوں کی کیوں پیروی نہیں کرتے۔ میں اس کے جواب میں یہی کہونگا کہ اصل بات یہ ہے کہ انسان فطرتاً کسی بات کی پیروی نہیں کرتا جب تک کہ اس میں کمال کی مہک نہ ہو اور یہی ایک سر ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرتا رہا ہے اور خاتم النبیین کے بعد مجددین کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے عملی نمونہ کے ساتھ ایک جذب اور اثر کی قوت رکھتے ہیں اور نیکیوں کا کمال ان کے وجود میں نظر آتا ہے اس لئے کہ انسان بالطبع کمال کی پیروی کرنا چاہتا ہے۔ اگر انسان کی فطرت میں یہ قوت نہ ہوتی تو انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کی بھی ضرورت نہ رہتی۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۲ و صفحہ ۲۱۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۶ء

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اوامر دو قسم کے ہوتے ہیں — ایک امر شرعی ہوتا ہے جس کے برخلاف انسان کر سکتا ہے۔ دوسرے اوامر کونی ہوتے ہیں جس کا خلاف ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ فرمایا یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم۔ اس میں کوئی خلاف نہیں ہو سکتا چنانچہ آگ اس حکم کے خلاف ہرگز نہ کر سکتی تھی

انسان کو جو حکم اللہ تعالےٰ نے شریعت کے رنگ میں دیئے ہیں۔ جیسے اقیموا الصلوٰۃ نماز کو قائم رکھو۔ یا فرمایا واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ ان پر جب ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے تو یہ احکام بھی شرعی رنگ سے نکل کر کونی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور پھر وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۲۸ و ص۲۹)

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے۔ انسان جو کام متواتر کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ اس کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔ اور ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ خواہ اس کو اس کام سے روکنے کی کتنی کوشش کی جائے وہ رک نہیں سکتا۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ کوئی انسان ایک سمت چلا جاتا ہے۔ جوں جوں وہ آگے آگے بڑھتا جائے گا۔ اس کا فاصلہ اس مقام سے جہاں سے وہ چلا تھا دور سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے مقام سے جلد بہت دور نکل جاتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ جس طرف جانا چاہتا تھا اس کی الٹی طرف چلا آیا ہے۔ اور اس کی جو منزلِ مقصود تھی وہ اور بھی دور ہو گئی ہے۔ اب جب تک وہ واپس اس مقام پر نہ آئے جہاں سے وہ چلا تھا تو وہ اپنی منزلِ مقصود کی طرف نہیں جا سکتا۔ مگر وہ اتنا تھک گیا ہے کہ اس کے لئے واپسی مشکل ہو گئی ہے۔ یہی حالت اس شخص کی ہوتی ہے جو برائی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ البتہ جو لوگ نیکی کے راستہ پر چلتے ہیں تو رفتہ رفتہ وہ اس طرح نیک کام کرنے لگتے ہیں کہ گویا یہ ان کی طبیعت میں داخل ہیں۔ چنانچہ جو شخص بچپن سے نماز کا عادی ہو جائے۔ وہ اکثر بڑا ہو کر بھی نماز کا پابندی نہیں رہتا۔ بلکہ اگر وہ ایسے ماحول میں جہاں نماز پڑھنا مشکل ہو وہ تکلیف محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور جب تک نماز ادا نہ کر لے اس کو چین نہیں آتا۔ اس حالت کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تکوینی کے لفظ سے کیا ہے۔ جس طرح آگ جلانے سے باز نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح نیکی کا عادی انسان نیکی کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ ایسا آدمی اللہ تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ان پر عمل کرتے کرتے اس کی عادت پختہ ہو جاتی ہے اور وہ اس سے اس طرح سرزد ہوتے ہیں جس طرح سانس خود بخود چلتی ہے۔

جب نیک اعمال شرعی حدود سے نکل کر تکوینی حدود میں چلے جائیں اور انسان کوئی ایسا کام نہ کر سکے۔ جو اس کو الٰہی احکام کی خلاف ورزی کی طرف راغب کرتا ہو تو اسی حالت کا نام ہی حقیقت میں اسلام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اسلمت لرب العالمین

یعنی میں نے اپنے تئیں اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میری فطرت عادت بن گئی ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کے احکام کی پابندی اس طرح کرتا ہوں جس طرح مثلاً چاند اور سورج اپنے محور پر رواں دواں ہیں۔ جیسے کہ سورۃ آل عمران آیہ ۸۴ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ولہ اسلم من فی السمٰوات والارض

یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں دوسرے لفظوں میں یہ تمام کائنات اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کے مطابق چل رہی ہے صرف انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اختیار دیا ہے۔ اس کو یہ قوت دی ہے کہ وہ نیک و بد جس کام کو چاہے اختیار کرے۔ تاہم اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ انسان اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لے۔ تاکہ وہ نیک اعمال کو بجا لا کر اس مقصد کو حاصل کرے۔ جس کے حصول کے لئے اس کو مختار بنایا گیا ہے۔ یہی احکام شرعی کہلاتے ہیں۔ لیکن جب انسان ان احکام کی پابندی کرتا ہے۔ اور ان پر دیر تک قائم رہتا ہے تو یہ احکام بھی کونی بن جاتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح انسان آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ کیونکہ اس کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر اس نے آگ میں ہاتھ ڈالا تو ہاتھ جل جائے گا۔ اسی طرح دیر تک شرعی احکام پر قائم رہنے سے وہ ڈرنے لگتا ہے۔ کہ اگر اس نے ان کی تعمیل نہ کی تو اس کو نقصان پہنچے گا۔ جب انسان کی شرعی احکام کے تعلق میں یہ حالت ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ کہہ سکتا ہے۔

اسلمت لرب العالمین

یعنی میں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا نام اسلام اسی لئے ہے کہ انسان اس دین میں اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالےٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالےٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں۔ بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷ و ص۵۸)

ڈیوک اور ڈچز آف گلاسٹر کو تبلیغِ اسلام

جماعتِ احمدیہ سنگاپور کی طرف سے انہیں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی کتب کی پیشکش

اور

اسلام قبول کرنیکی دعوت

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن سنگاپور)

رمضان المبارک کے مہینہ میں ڈیوک اور ڈچز آف گلاسٹر (انگلینڈ) یہاں کے فوجی مراکز کے معائنہ کے لئے آئے اور ایک ہفتہ کے لئے سنگاپور گورنمنٹ کے مہمان رہے ان کی متعدد استقبالیہ دعوتیں ہوئیں۔ جماعتِ احمدیہ سنگاپور کی طرف سے بھی انہیں مذہبی نقطہ نگاہ سے خوش آمدید کہہ کر ان کا شایانِ شان استقبال کیا گیا۔ اور قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کرکے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔

انہوں نے ہمارے روحانی تحائف قبول کرتے ہوئے ہمارا بھی شکریہ ادا کیا اور چند دنوں کے بعد واپسی پر انگلینڈ سے بھی کتب وغیرہ کی رسید ارسال کی اور ان کے سیکرٹری صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ ذیل میں ان کے نام تبلیغی ایڈریس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:-

عالیجناب ڈیوک آف گلاسٹر اور ڈچز صاحبہ محترمہ۔ خدا آپ کو اپنی ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ممبران احمدیہ مسلم جماعت کو آپ دونوں کے سنگاپور تشریف لانے پر بہت مسرت ہوئی ہے اور ہم مشرق بعید کی سب احمدی جماعتوں کی طرف سے آپ کا استقبال کرتے ہوئے اللہ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کو بنی نوع انسان کی خدمت کی اور اپنی رضا اور ہدایت کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح اس نے آپ کو دنیوی مراتب اور نعمتوں سے سرفراز کر رکھا ہے اسی طرح آپ کو وہ اپنی روحانی نعمتوں اور قرآنی برکتوں سے بھی نوازے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ کے اغراض ومقاصد کے بارے میں اختصار سے اتنا عرض ہے کہ اس جماعت کا قیام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں عمل میں آیا تھا شاید آپ کو علم ہو کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کی مقدس کتب اور صحیفوں میں آخری زمانے میں ایک عالمگیر مصلح ربانی کی آمد کی صریح اور غیر مبہم پیشگوئیاں موجود ہیں اور تقریباً ہر مذہب کے پیرو اس زمانہ میں اس مصلح کی آمد کے منتظر تھے چنانچہ حضرت احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان سب آسمانی نوشتوں اور پیشگوئیوں کا مصداق بنا کر دنیا کے سب سے آخری اور اکمل ترین مذہب اسلام کو دیگر ادیانِ عالم پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ آج دنیا میں ہر طرف مادہ پرستی، خود غرضی، ظلم و تعدی اور نفسانی بے راہ روی اور ضلالت و گمراہی کا دور دورہ ہے۔ مخلوقِ خدا کی اکثریت اپنے خالق و مالک حقیقی کو فراموش کر چکی ہے۔ مادہ پرستی دنیا میں اس قدر عام ہو چکی ہے کہ مذہب، خدا اور حیاتِ اُخروی وغیرہ کے عقائد و تصورات کو محض رجعت پسندی قرار دے کر بالکل پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے ایسے حالات میں ضروری تھا کہ اس دنیا کا رحیم و کریم خدا خاموش نہ رہتا اور دنیا کی رہنمائی اور اس عالمگیر ظلمت کو دور کرنے کے لئے کوئی نور آسمان سے نازل فرماتا سو خاکسار آپ کو بشارت دیتا ہے کہ وہ نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام اور بروز کی شکل میں ظاہر ہو چکا ہے اور وہ ہماری جماعت کے بانی حضرت احمد علیہ السلام ہیں۔

مسیح ناصریؑ کی آمد سے مُراد

جہاں تک مقدس بائیبل اور عیسائی مذہب کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کی بعثت سے بائیبل کی ان تمام پیشگوئیوں کو پورا فرما دیا ہے جو کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ ان سب پیشگوئیوں پر غیر جانبدارانہ غور کرنے اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کے بیانات سے واضح ہو جاتا ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی آمد کی پیشگوئی اپنے اندر استعارہ کا رنگ رکھتی ہے اور ان کی آمد سے مراد دراصل ان کے مثیل کی آمد ہے جس نے کہ ان کی خُوبُو میں اور ان کے رنگ میں رنگین ہو کر انہیں حالات میں دنیا میں ظاہر ہونا تھا جن میں کہ وہ خود ظاہر ہوئے تھے۔ (یوحنا ۱۶/۱۰) بالکل اسی طرح جیسے کہ بائیبل میں یوحنا کی بعثت کو حضرت مسیح علیہ السلام نے مثالی طور پر ایلیا نبی کی آسمان سے نزول کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا تھا۔

مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد

مختصر یہ کہ حضرت احمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرمایا اور ہزاروں ناقابلِ تردید دلائل و براہین اور معجزات سے ثابت کر دکھایا کہ آپ اس زمانہ کے روحانی رہنما ہیں۔ چنانچہ آپؑ اپنے دعوٰے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حق و راستی اور حقیقی ایمان کو جو صفحۂ ہستی سے اُٹھ چکا ہے دوبارہ دنیا میں واپس لاؤں اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تمام نسل انسانی کو حقیقی نیکی تقوٰے اور معرفتِ الٰہی سے آشنا کراؤں اور فاسد عقائد اور بد اعمال کی بیخ کنی کروں۔"

(ریویو جلد ۲ سنہ ۱۹۰۳ء)

اس مقصدِ عظیم کو لے کر سیدنا حضرت احمد علیہ السلام اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نمائندۂ اسلام کی حیثیت سے ساری دنیا میں بہانگِ دہل یہ اعلان کیا کہ اب کوئی مصنوعی خدا اپنی موت کے ذریعہ دنیا کے لوگوں کی نجات کا موجب نہیں ہو سکتا بلکہ اب نجات اور فلاح و بہبودی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ اسلام کے پیش کردہ واحد خدا اور اس کی واحد کتاب قرآن کریم اور اس کے محبوب اور اعلیٰ و افضل ترین رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے ان کی پیروی کرنے اور انہیں اپنا ہادی و آقا تسلیم کرنے میں ہے۔

اپنی جماعت کے متعلق بھی حضرت احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے متعدد بار بشارتیں دیں کہ آپؑ کے پیرو ساری دنیا میں پھیل جائیں گے اور باوجود شدید مخالفتوں اور ہر قسم کی رکاوٹوں اور مشکلات و مصائب اور حق کے دشمنوں کی طرف سے عداوت وعناد کے آپکی جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی حتیٰ کہ دنیا کی ساری قومیں اِس روحانی چشمہ سے پانی پی کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں گی اور بالآخر مذہبِ اسلام ہی کے اصولوں پر عمل کرنے سے دنیا میں امن قائم ہوگا اور جنگ و جدال کا خاتمہ ہو کر دنیا امن و آشتی کی زندگی پائیگی اور شیطان ہمیشہ کے لئے کچلا جائے گا۔

مضبوط اسلامی قلعہ

سنّتِ مستمرہ کے مطابق مذکورہ بالا پیشگوئیوں کو منکر ان سے فائدہ اُٹھانے اور ایمان لانے کے بجائے جملہ مذاہبِ عالم کے اکثر لیڈروں اور علماء نے حضرت احمد علیہ السلام کا نہ صرف انکار کر دیا بلکہ آپؑ کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ اور ملیامیٹ کرنے کے لئے سب ممکن ذرائع استعمال کئے اور آپؑ کے پیروؤں کو دکھ دینے اور ان کی ایذا رسانی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر خدا کے فضل سے نتیجہ وہی نکلا جو کہ ازمنۂ سابقہ کے سچے مصلحین اور انبیاء کی مخالفت اور ایذا رسانی سے نکلتا رہا یعنی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کے مخالفین ناکام و نامراد ہوئے اور آپ کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مخالفتوں کے زبردست سے زبردست اور خطرناک طوفانوں سے بچا کر غیر معمولی ترقی عطا فرمائی اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں تبلیغِ اسلام کے مضبوط مراکز قائم ہو گئے اور لوگ سنجیدگی سے اسلام کی تعلیم پر غور و خوض کرنے لگے اب خدا کے فضل و کرم سے اس جماعت کی کوششوں سے اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا نور دن بدن زیادہ سے زیادہ بندگانِ خدا کو منور کرتا چلا جا رہا ہے۔ خود آپ کے ملک انگلینڈ میں بھی خدا کے فضل سے اس جماعت کے مضبوط تبلیغی مراکز اور مسجدیں موجود ہیں جہاں سے سارے ملک میں اسلام پھیلانے اور اس کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کا کام منظم صورت میں جاری ہے اور آپ کے ہم وطنوں میں سے کافی تعداد میں سعید روحیں اسلام قبول کرکے اسے اپنا لائحہ عمل بنا چکی ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خلیفۂ برحق کے ذریعہ چودہ سو سال بعد اب پھر ایک مرتبہ ایک مضبوط ترین روحانی چٹان پر اپنے سچے حقیقی اور عالمگیر مذہب اسلام کا ایک نہایت مضبوط و مستحکم قلعہ تعمیر فرمایا ہے۔ اس مقدس قلعہ پر اسلام کے دشمنوں اور کفر و باطل کے پرستاروں نے حسبِ عادت پھر متحد ہو کر چاروں طرف سے حملے کئے اور اسے ہر ممکن تدبیر سے اسے گرانے اور مسمار کرنے کی انتہائی کوششیں کیں۔ اس پر ہر سمت اور ہر جانب سے

"مینہ برسا اور پانی چڑھا
اور آندھیاں چلیں اور طوفان
آئے اور اس گھر پر ٹکریں
لگیں لیکن وہ گھر نہ گرا کیونکہ
اس کی بنیاد مضبوط چٹان پر
ڈالی گئی تھی"

(متی ۲۵/۷)

پس اگر فی الحقیقت اسلام سچا مذہب نہ ہوتا اور حضرت احمد علیہ السلام اپنے جملہ دعاوی میں نعوذ باللہ جھوٹے ہوتے اور یہ قلعہ یا گھر ایک مضبوط چٹان پر خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کیا ہوا نہ ہوتا تو بائیبل کے مذکورہ بالا معیار کے مطابق اب تک یہ کبھی کا تباہ و برباد اور ملیا میٹ ہو چکا ہوتا اور حق کے طالبوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔

قبولِ اسلام کی دعوت

غرض آج دنیا کے لوگ ایک مرتبہ پھر اسلام کے روحانی چشمہ سے احمدیت کے ذریعہ فیضیاب ہو رہے ہیں اور خاکسار اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محض آپ کی اپنی بہتری اور بھلائی کے لئے آپ سے باادب عرض کرتا ہے کہ آپ اسلام کے اس ادنیٰ خادم و مجاہد کی باتوں کو معمولی سمجھ کر ٹھکرا نہ دیں بلکہ ان پر غور فرمائیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور آپ پر ایمان لانے کے بارے میں سچے دل سے تحقیق فرمائیں یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ آپ پر حق واضح کر دے تو بلا خوف لومۃ لائم آپ حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر سعادت دارین حاصل فرمائیں۔ میں سچ سچ عرض کرتا ہوں دنیا کے کسی فرد بشر کی نجات اب بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کے ہرگز ممکن نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے دنیوی لحاظ سے آپ پر بڑا فضل کیا ہوا ہے اور ایک اعلےٰ دنیوی مرتبہ عطا کرنے کے علاوہ ہر قسم کی مادی نعمتوں سے آپ کو مالا مال کیا ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی مرتبہ یہ عیش و عشرت کی زندگی اور نعمتیں ان عظیم الشان روحانی اور ابدی نعمتوں اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول میں روک بن جائیں۔ جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور جس مقصد کے حصول کی خاطر وہ اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے حصول کے لئے آپ دونوں کی خدمت عالیہ میں اللہ تعالےٰ کا مقدس کلام قرآنِ کریم انگریزی اور چند ایک دیگر اسلامی کتب اور لائف آف محمدؐ انگریزی تحفۃً پیش ہیں۔ امید ہے کہ آپ اور ڈچز صاحبہ یہ مقدس تحائف قبول فرما کر ضرور کسی وقت ان کا مطالعہ فرمائیں گے۔

جناب عالی اگرچہ یہ صحیح ہے کہ آجکل مادہ پرستی اور خدا اور مذہب سے یکسر بے رغبتی کا ہر جگہ دور دورہ ہے اور آپ کا ملک بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے تاہم ایک دانشور اور سوچ سمجھ رکھنے والا انسان اپنی اُخروی اور روحانی زندگی کے بارے میں کبھی بھی غفلت اور کوتاہی سے کام نہیں لے سکتا کیونکہ انسانی روح کی جملہ خاصیتوں قوتوں اور خوبیوں کو برقرار رکھنے اور انہیں اجاگر کرنے کے لئے آسمانی اور روحانی غذا نہایت ضروری اور لابدی ہے اسی لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"آدمی صرف روٹی سے ہی
جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات
سے جو خدا کے منہ سے نکلتی
ہے وہ جئے گا"

اللہ تعالےٰ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے آپ کے ساتھ ہو اور آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین۔

آپ کا خیر خواہ

الحاج محمد صدیق امرتسری نمائندہ جماعت احمدیہ سنگاپور

"وقت کی پکار"

احمدی بچے گلستانِ احمدؑ کی پھلواڑی ہیں۔

اچھی پھلواڑی سے اچھا باغ تیار ہوتا ہے اسی طرح اچھے بچے ہی اچھی قوم بنتے ہیں۔ ہمارے بچے ہمارا سرمایہ ہیں۔ ہمارا مستقبل ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی مقدس امانت ہیں اس لئے ہم قائد مجلس ہوں یا امیر جماعت جہاں بھی ہماری مجلس یا جماعت میں تین یا زیادہ اطفال ہوں ہمیں ان کی مجلس م قائم کر کے مرکزی دفتر اطفال الاحمدیہ کو اطلاع دینی چاہیئے اور اطفال الاحمدیہ سے متعلقہ لٹریچر منگوا کر بچوں کو مصروف رکھنا چاہیئے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رفتارِ زمانہ!

اِک حال پہ قائم نہیں رفتارِ زمانہ
تدبیر بہانہ کبھی تقدیر بہانہ

اللہ کرے تجھ کو عطا نورِ بصیرت
خالی نہیں مامورِ زمانہ سے زمانہ

بنتا ہے دلِ زندہ کا ہر خواب حقیقت
گر زندہ نہ ہو دل تو حقیقت بھی فسانہ

آفاق میں ہے دِل کی نوا سادہ و دِلکش
پابندِ مزامیر نہیں ہے یہ ترانہ

یہ راز ہے منجملۂ اسرارِ خدائی
اللہ کا بندہ بھی ہے یکتا و یگانہ!

تُو کفر سے تنہا ہی نہیں معرکہ آرا
لڑتے ہیں ملائک بھی ترے شانہ بشانہ

کیا فوج سے فیلوں کی ترے رب نے کیا تھا
دیکھے گا پھر اکبار یہ نظّارہ زمانہ

یہ ہاتھ خُدا کا ہے ترا ہاتھ نہیں ہے
جِس سے ہوا دشمن ترے ناوک کا نشانہ

تدبیر تو ٹل سکتی ہے تقدیر اٹل ہے
نزدیک ہے باطل کی تباہی کا زمانہ

آہِ دلِ مظلوم سے اعجاز خبردار
اِس تیر کا خالی نہیں جاتا ہے نشانہ!

سعید احمد اعجاز ایم اے

اعلان: ۔ ہر لجنہ ماہ اپریل میں اصلاح و ارشاد کے شعبہ کے تحت ایک خاص جلسہ منعقد کرے اور اس تقریب کے لئے لٹریچر مرکز سے منگوا لیا جائے اور پھر وسط ماہ تک رپورٹ مرکز میں بھجوا دی جائے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

محترم میاں محمد یامین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر کتب قادیان

مکرم حافظ مبین الحق صاحب ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم

(۴)

قبلہ والد صاحب کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے ——— میرے خیال میں کوئی گھرانہ ایسا نہ ہوگا۔ کہ جس میں والد صاحب کی چھپوائی ہوئی کوئی نہ کوئی کتاب موجود نہ ہو۔ آپ نے ہر قسم کی کتب شائع فرمائیں بچوں کے لئے الگ بڑوں کے لئے الگ اور عورتوں کے لئے الگ۔ غرضیکہ لاکھوں کی تعداد میں کتب چھپوا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کو پھیلایا۔ جو بہتوں کے ازدیاد ایمان اور ہدایت کا موجب بنیں۔ اور بعض کتب کے تو پندرہ پندرہ بیس بیس ایڈیشن چھاپے گئے۔ ان کی اپنی زندگی میں ایک مایۂ ناز احمدی جنتری ہے۔ جو احمدی دنیا میں بہت مقبول ہوئی۔ جو آپ نے ۱۹۱۸ء سے شروع فرمائی۔ اور برابر ہر سال چھپواتے رہے۔ جس میں ہر سال اچھوتے۔ نرالے تبلیغی اخلاقی اور مذہبی مضامین درج فرماتے رہے۔ جن سے احباب کی معلومات میں نمایاں اضافہ ہوتا تھا۔ اور دوسروں کے لئے بھی ہدایت و نجات کا باعث بنتے تھے۔ یوں تو والد صاحب جب بھی احمدی جنتری چھپتی تھی تو سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی خدمت میں خود پیش فرمادیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب احمدی جنتری چھپی تو والد صاحب نے ہمارا ایک بہن کے ہاتھ اندرون خانہ حضور کی خدمت میں بھجوائی۔ جس پر حضور نے خود اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا

"السلام علیکم۔ احمدی جنتری ملی اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت دے۔ اور دوستوں کو اس کے خریدنے کی توفیق دے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد"

تقریباً ہر ایک جنتری میں والد صاحب کا ایک نوٹ جنتری کے متعلق ہوا کرتا تھا جس میں یہ تحریر ہوتا تھا۔ کہ "اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین"۔ چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے قبلہ والد صاحب نے آخری ایام میں مجھ کو فرمایا۔ کہ تم میرے بعد احمدی جنتری کو باقاعدگی کے ساتھ چھپواتے رہنا۔ اور اپنی زندگی تک اس سلسلہ کو قائم رکھنا اور دیگر کتب کے چھاپنے کا سلسلہ بھی جاری رکھنا۔ پس احباب جماعت سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمادیں اگر خدا تعالیٰ مجھ کو قبلہ والد صاحب کی اس آخری خواہش کو کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

والد صاحب نے آخری بیماری کے ایام میں تکلیف اٹھا کر نومبر کے آخر تک ۱۹۶۶ء کی جنتری بھی شائع فرمادی۔ اور یہ احمدی جنتری کا انچاسواں سال تھا۔

قبلہ والد صاحب نہایت سادہ طبیعت رکھتے تھے۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ سادہ ہی کپڑے پہنتے تھے۔ اور سادہ غذا کھاتے تھے۔ غرضیکہ سادگی ہی ان کا شعار تھا۔ مکرمی عبدالحی صاحب بٹ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں: "مجھے مرحوم کی سادگی اور محبت کا وہ زمانہ یاد آگیا۔ جب ۱۹۲۰ء میں قادیان کی تعلیم کے دوران میں مرحوم رض کی دکان پر جایا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی سادگی کو دیکھتے ہوئے سادہ معاملہ فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنا قرب اور رضا عطا فرمائے۔ آمین"۔ وہ حد درجہ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ اور نماز تہجد باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ ان کو کلام پاک پر بھی بڑا عبور تھا۔ وہ گھر والوں کو بڑی سختی کے ساتھ نماز پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اور ہر ایک سے نہایت خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ خلیفۂ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے ان کو خاص محبت تھی اور بہت ادب و لحاظ کرتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ پر کامل توکل رکھتے تھے۔ احمدیت اور دین اسلام کے شیدائی تھے۔ اور نہایت صاف گو انسان تھے۔ حق بات کہنے میں بالکل نہیں جھجکتے تھے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے درود شریف و دیگر ادعیہ پڑھنا ان کا شعار تھا۔ حد درجہ محنتی اور جفاکش انسان تھے۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت ال...

بالآخر میں نہایت مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب کرام ہمارے حق میں دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور ہم سب بھائی بہنوں کو باہم محبت و پیار سے رکھے ——— اور ہم کو حضرت قبلہ والد صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم تمام کو خلافت حقہ سے وابستہ رکھے۔ کہ اسی میں ہم تمام کے لئے بھلائی ہے اور ہماری اولادوں کو نیک اور صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

متاثرہ علاقہ کے احمدی احباب کی توجہ کیلئے

مکرم محمود احمد صاحب باجوہ معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

گزشتہ دنوں بھارتی افواج نے جس بے دردی سے پاکستانی علاقوں پر حملے کئے اس سے متاثر ہونا قدرتی امر تھا۔ خاص کر ضلع سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع سے کافی احمدی دوست بھی بھارتی جارحیت کا شکار ہوگئے۔ اور دیگر مسلمانوں کے ہمراہ مظلوم ہو کر پیچھے ہٹ کر بدتر حالت میں مختلف سرکاری اور پبلک جگہوں میں پناہ گزیں ہوگئے۔ عوام اور حکومت کے علاوہ متعدد تنظیموں نے بھی ان لوگوں کی خدمت کی اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ خاکسار بھی اس حملہ کا شکار ہونے والے لوگوں سے ہے۔ میں اس ضمن میں بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بارڈروں سے ہٹ کر جن لوگوں کو اندرون ملک مختلف جگہوں پر قیام کرنا پڑا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ پاؤں اور سر سے ننگے۔ پیٹ سے بھوکے اور جائدادوں سے محروم مال مویشی گھر بار چھوڑ کر نکلے ہیں مگر ان لوگوں کا دائرہ عمل اب ایک بستی اور ایک قصبہ یا ایک حلقہ یونین کونسل سے پھیل کر کئی دیہات اور شہروں اور تحصیلوں اور ضلعوں تک ممتد ہو گیا ہے۔ ان حالات میں ایک مومن اور احمدی مسلمان کو مندرجہ ذیل امور ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ ہاتھ پھیلانے یا لوگوں سے مانگنے سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیئے۔

لوگوں سے مانگنا بھی شرک کی ایک قسم میں داخل ہے۔ کیونکہ کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک رازق۔ مالک اور خالق ہے۔ اُس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اسباب کو کام میں لائیں اور اپنے آپ کو بے کار اور نکما وجود نہ بنانا چاہیئے۔

اپنی روزی کے حاصل کرنے کے لئے ایک کاشتکار ایک صناع یا کچھ جو پیشہ وہ جانتا ہے اُس کو بروئے کار لاتے اور کام کرے۔ قوم اور ملک اور حکومت اور کنبہ برادری اور رشتہ داروں اور دیگر عزیزوں پر ہرگز بوجھ نہ بنے۔

جھوٹ۔ خیانت۔ ناجائز طمع اور اسی طرح کی دیگر قبیح عادات سے بچنا چاہیئے بعض مقامات میں متاثرہ علاقہ کے لوگ نکتہ چینی کا مورد بن رہے ہیں۔ اور بعض لوگ حصول راشن کی خاطر دیانت کے اعلیٰ معیار کو قائم نہیں کرتے جو ہرگز مناسب نہیں ہے۔

اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے میں ہی سب خاندانی عزت پوشیدہ ہے۔ اور یہی سب سے انسان کی بڑی جائداد ہے۔ میں اس ضمن میں ایک واقعہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کچھ روز ہوئے کہ خاکسار اپنے ادارہ خدمت خلق کے ممبر کی حیثیت سے بمقام ربوکے تحصیل ڈسکہ گیا۔ وہاں کے پریذیڈنٹ جماعت چوہدری شریف دین صاحب نے مجھے مخاطب کرتے نوجوانوں کی طرف اشارہ کیا۔ کہ موضع بھکڑ لڑائی متاثرہ علاقہ کے بٹ باجوے ہیں ان لوگوں نے جب سے یہاں آکر ٹھہرے ہیں۔ ہم سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا اور ہم نے بھی ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دی ان کو حسب توفیق تمام ضروریات پوری کرتے رہے ہیں یہ واقعی ایک بہت اچھا نمونہ ہے۔ اور سب کے لئے قابل تقلید ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اس ابتلاء اور امتحان میں ہر مسلمان بلند اخلاق باہمت اور اسلام کا صحیح نمونہ ثابت ہو۔

آمین

درخواست دعا

میرے داماد چوہدری عبدالکریم خاں صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ سمندری ضلع لائلپور شدید سردرد کی وجہ سے تقریباً تین ہفتہ گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے ہیں۔ ۲ فروری سے ریڈیم وارڈ مردانہ بیڈ نمبر ۱۲ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مرض بے حد پیچیدہ ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تمام احباب اور بہنوں کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد الدین ہیڈ ماسٹر گلی نمبر ۲ مہدی محلہ گوجرہ۔ ضلع لائلپور)

ولادت

میرے برادر اکبر کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزندوں کے بعد تیسرا فرزند مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۶ء کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکو دین و دنیا میں کامیابی عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(ریاض احمد نور اسلام آباد)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بقایا داروں سے خطاب

تحریک جدید کے مالی جہاد کے بقایا داروں سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے یہ بات نہ یاد دلائیں کہ اس وقت مشکلات ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے تم بھی اس ملک میں رہنے والے ہو میں بھی اس ملک کا رہنے والا ہوں تم میں سے اکثر کی آمد کے ذرائع بھی وہی ہیں جو میرے ہیں۔ یعنی میری آمدنی کا ذریعہ بھی زمینداری ہے بلکہ میری زمین ایسے علاقہ میں ہے۔ جس کی فصل اس سال ساری ماری گئی ہے اور یہ سال اس علاقہ کے زمینداروں کے لئے بغیر قرض لئے بظاہر گذارہ ناممکن ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ پس میں یہ چیزیں جانتا ہوں انکے دہرانے کی ضرورت نہیں"۔

"لیکن تم بھی یہ جانتے ہو کہ باوجود مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو۔ تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو۔ تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو۔ اگر تم باوجود ان مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ اگلے سال فراخی دیدے تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو یہ کام بھی کرو۔ آخر اس قسم کی تباہیاں ہمیشہ نہیں آیا کرتی"۔

"پس زمینداروں کو میں کہتا ہوں کہ جو تباہیاں تمہارے فصل پر آئیں وہ میری فصل پر بھی آئیں۔ جن حالات سے تم گذر رہے ہو ایسے حالات سے میں بھی گذر رہا ہوں اسلئے تم یہ نہ لکھو کہ ہماری آمد کم ہو گئی"۔

"میں جانتا ہوں ایک طرف تمہاری آمد کم ہو گی تو دوسری طرف بڑھنے کے بھی امکانات ہیں ہمیں ذہین اور زمینی چیزوں پر نظر نہ رکھنی چاہیئے۔ ہمیں اس ہستی سے صلح کرنی چاہیئے جس نے زمین کو پیدا کیا ہے۔ جس نے طاقت پیدا کی ہے اگر تم اپنی قربانیوں سے اسے خوش رکھو گے تو وہ زمین سونا اگلوائے گی اور تمہارے گھروں کو آرام و راحت سے بھر دے گی"۔

"پس اپنے اس عظیم الشان مقصود کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ بات یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو۔ اسی قدر تم اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ گے اور یہ جانتے ہو کہ تمہاری حقیر قربانیوں کی وجہ سے ہر جگہ مجھے نیچا دکھانے والے ناکام رہے"۔

"پس تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان برائے ترسیل رقوم و چندہ جات

قاعدہ یہ ہے۔ کہ ہر قسم کے چندہ کی رقم افسر صاحب خزانہ کے نام ارسال کی جائے۔ بعض عہدہ داران چیک یا ڈرافٹ وغیر نظارت ہذا کے نام ارسال کر دیتے ہیں۔ اسی طرح رقم محسوب ہونے میں دیر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ رقم خزانہ میں پہنچنے پر ہی محسوب کی جاتی ہے لہذا کوئی چیک یا ڈرافٹ نظارت ہذا کو بھیجنے کی بجائے براہ راست افسر صاحب خزانہ کے نام ارسال کئے جائیں اور رقم کی تفصیل ضرور ارسال کی جائے۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ چیک صرف اسی صورت میں بھیجا جائے۔ جب کسی مقام پر ڈرافٹ بنوانے کی سہولت نہ ہو۔ ورنہ ڈرافٹ بنوا کر بھیجا جائے۔ کیونکہ چیک کی رقم اس وقت تک محسوب نہیں ہو سکتی جب تک بنک کی طرف سے اس کی وصولی کی اطلاع نہ مل جائے اور اس میں بعض دفعہ کئی ہفتے لگ جاتے ہیں۔ جس سے رقم بھی خواہ مخواہ بند رہتی ہے۔ اور ہمارے استعمال میں نہیں آ سکتی۔ اور بھیجنے والوں کو بھی پریشانی ہوتی ہے کہ رقم کیوں محسوب نہیں ہوتی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

شکریہ و درخواست دعا

میں اپنے بچے کمال الدین حبیب احمد کی نمایاں کامیابی اور سلامتی کے میک وصالح ہونے کے لئے درخواست دعا کا اعلان لگا ہے بگاہے اخبار الفضل میں کرواتا رہا ہوں۔ انفرادی طور پر بھی اپنے بزرگوں اور دوستوں کو لکھتا رہا ہوں۔ امسال عزیزم نے امتحان ایم ایس سی میں دوسری پوزیشن یونیورسٹی بھر میں لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ۔ اور یہ ہمارے بزرگوں اور دوستوں کی دعاؤں اور محض خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔ سو اپنے تمام بزرگوں کا دل سے ممنون ہوں اور اپنے خالق و مالک کا بھی شکر کرتے ہوئے پھر درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خوشنودی کے راستوں پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ان علاقوں میں احمدیت کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(روشن دین واقف زندگی۔ مبلغ مقیم ممباسہ۔ مشرقی افریقہ)

روزنامہ الفضل کا فضل عمر نمبر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مارچ ۱۹۶۶ء میں سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں "الفضل" کا ایک نہایت اہم خاص نمبر شائع ہو گا جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہو گا۔ اور متعدد تصاویر سے بھی مزین ہو گا۔

جملہ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان دینی اور ملی کارناموں پر اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء نیز احباب ایسے ذاتی واقعات بھی تحریر فرمائیں جو حضور رضی اللہ عنہ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوں۔

اعلان نکاح

خاکسار کے فرزند ارجمند عزیزم صلاح الدین جاوید مقیم لندن (مانچسٹر) کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ سلطانہ بنت میاں عبدالصادق صاحب راٹھور مرحوم بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مرزا احمد لطیف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ جہلم میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باعث رحمت و برکت بنائے۔ آمین

(خاکسار احمد دین ریٹائرڈ جمعدار جنرل سٹور شین محلہ ۲ جہلم)

دعائے مغفرت

۱۔ محترم حکیم نور احمد صاحب اصل ساکن تتلے حال ٹنڈو غلام علی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ۱۸۹۶ء میں بیعت کی تھی بعمر ۸۰ سال مورخہ ۲۹-۱-۶۶ بروز ہفتہ پونے چار بجے شام قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ والد صاحب موصی تھے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(محمد جمیل ولد حکیم نور احمد صاحب مرحوم ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد)

۲۔ میری چھوٹی لڑکی بخار میں پندرہ دن مبتلا رہ کر مورخہ ۲۵ کو وفات پا گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر جمیل دے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(سید امتیاز احمد ولد سید علی احمد مرحوم اسٹیشن حال راولپنڈی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ولادت

۱- خاکسار کو مورخہ ۲ر فروری ۱۹۶۶ء اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عطاء الرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔
بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت کے ساتھ لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار اللہ دتہ کارکن روزنامہ الفضل ربوہ)

۲- مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ رب رحمان نے اپنے لطف و احسان سے اس عاجز کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام ظہیر احمد طاہر تجویز ہوا ہے۔
احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین و دراز عمر پانے والا بنائے۔ آمین

(نذیر احمد خادم۔ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

۳- خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ محمد حسین صاحب (ڈنگہ) صحابی کا پوتا ہے۔
بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور عمر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور زچہ و بچہ کو صحت اور زندگی بخشے۔

(شیخ حمید احمد۔ لائن سپرنٹنڈنٹ محکمہ بجلی واپڈا چنیوٹ حال وارد A/۹۲ عزیز منزل عزیز معدہ لاہور)

ناصر دواخانہ کے مشہور مرکبات

تریاقِ معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے نہایت مفید، زود اثر اور کامیاب دوا۔
قیمت فی شیشی:- ایک روپیہ اور دو روپے

اکسیر پائیوریا
دانتوں اور مسوڑھوں کیلئے نہایت مفید، مسوڑھوں سے خون یا پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی میل، ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے، اس کے علاوہ دانتوں کے درد کا فوری علاج ہے
قیمت فی شیشی:- ۱/۵۰، اور ۲/۵۰ روپے

سرمہ مفید چشم
ضعف بصر، جالا، پھولا، دھند، آشوب، بیاض چشم، خارش اور ککروں کے لئے مفید ہے، متواتر استعمال سے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے بڑھاپے میں نظر جوانوں کی طرح ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا ہی مفید سرمہ ہے
قیمت فی شیشی:- ایک روپیہ پچاس پیسے

حبوب مفید اٹھرا
مرض اٹھرا، مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض۔ دست، قے، اسہال، زہر باد، ہڑبہ وغیرہ سے فوت ہو جانا۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا اگر لڑکے فوت ہو جانا، کے لئے تیر بہدف دوا ہے۔
قیمت مکمل کورس: پندرہ روپے، فی شیشی۔ پانچ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۶ء کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ بنت سید افتخار حسین صاحب کا نکاح بعوض مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ مہر کیپٹن سید اختر مرتضیٰ صاحب پسر سید غلام مرتضیٰ صاحب انجینئر کے ساتھ پڑھا اس تقریب میں جماعت کے بیشتر احباب بہ شمولیت حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری و حضرت مولوی عبد الواحد خان صاحب و محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی شریک ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے خاندانوں کو مبارک فرمائے آمین۔

(محمد شفیع خان۔ زعیم مجلس انصار اللہ کراچی۔)

۲- محترم برادرم قمر الدین صاحب شاہین آف لندن کا نکاح محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ ایم اے بی ٹی دختر بابو محمد امین صاحب مرحوم آف سیالکوٹ سے بعوض مہر دس ہزار روپے محترم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے مورخہ ۲۷ ماہ رمضان کو پڑھا۔

شاہین صاحب انگلستان میں احمدی ہوئے ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے قلیل عرصہ میں دینی ترقی کی ہے۔ آپ مشن کے آنریری اکاؤنٹنٹ بھی ہیں۔ اور بہت دلجمعی اور ہمت سے اس کو سر انجام دیتے ہیں۔ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ حضرت خلیفہ نور الدین رضی کی ہمشیرہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(والسلام بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

۳- میری بھتیجی عزیزہ خالدہ نصیرہ سلمہا بنت میاں حنیف محمد صاحب مالک حنیف میڈیکل ہال بہ سلطان پور ضلع ملتان کا نکاح ڈاکٹر محمد عبد القادر بی ایس سی (اے ایچ) انچارج ہسپتال ملتان ولد چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر ضلع ملتان سے مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا
خاندان حضرت مسیح موعودؑ۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خاکسار ڈاکٹر عبد الکریم۔ امیر ضلع ملتان)

کیل چھائیوں پھوڑے پھنسی خارش اور اگزیما کیلئے
برناکریم اور پل
فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے
طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں
تیار کردہ کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ۔ گجرات

ٹھیکیدار احباب کے لئے

تمام احباب جو واپڈا (WAPDA) P.W.D- یا کسی اور سرکاری محکمہ کے منظور شدہ ٹھیکیدار ہوں۔ اپنے کوائف جس میں نام و پتہ کس محکمہ میں کام کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ خاکسار کو بھجوائیں آپ کے کام کے سلسلہ میں ضروری مشورہ درکار ہے۔

(محمود احمد قمر بی اے ایل ایل بی سمن آباد لائل پور)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری ہمشیرہ کو صحت و تندرستی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار ملک بشیر احمد
گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی ۳۶/D۔ لاہور۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

نیکی اور بدی یا تقدس اور نجاست کا تعلق دِل سے ہے

جس طرح نیکی کی جزا نیّت پر ہے اسیطرح بدی کی سزا بھی نیّت پر ہے

سورۃ الشعراء کی آیت وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَاءَھُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دوسروں کو پیمانہ بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان پہنچانے والے مت بنو۔ اور ترازو کی ڈنڈی بھی سیدھی رکھا کرو اور انہیں جائز حق سے کم مت دیا کرو۔ اور ملک میں فتنہ و فساد سے کلّی طور پر مجتنب رہو۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شرک کے علاوہ تجارتی بددیانتی کا بھی بڑا زور تھا۔ چونکہ ان لوگوں کا گزر زیادہ تر تجارت پر تھا۔ اس لئے وہ دھوکا اور فریب سے کام لینے لگ گئے۔ وہ اوّل تو وزن میں کمی کر دیتے تھے جس کے لئے ممکن ہے انہوں نے مختلف قسم کے باٹ رکھے ہوئے ہوں۔ اشیاء لیتے وقت اور قسم کے بٹے استعمال کرتے ہوں اور دیتے وقت اور قسم کے بٹوں سے وزن کرتے ہوں۔ پھر وہ ڈنڈی مارنے میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ اور ناپ اور تول دونوں میں لوگوں کو لوٹنے کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں تجارتی بددیانتی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر وہ لوگ جنہیں حرام مال کھانے کی چاٹ لگ گئی تھی اس سے کب باز آنے والے تھے انہوں نے اور بھی اپنے ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے۔ اور آخر وہ وقت آیا جب کہ ان کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اور آسمان سے عذاب کے فرشتے ان کی تباہی کے لئے نازل ہو گئے۔

افسوس ہے کہ یہ مرض اس زمانہ میں بھی بڑے زوروں پر ہے۔ اور دیانت ہمارے ملک سے اٹھ چکی ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ دوسرے کو جس حد تک ممکن ہو لوٹے اور نقصان پہنچائے۔ گاہک چاہتے ہیں کہ دکاندار کم قیمت وصول کریں۔ اور دکان دار اس کا علاج یہ سوچتے ہیں کہ وہ ناقص اور گندی چیزیں کم قیمت پر گاہکوں کو دے دیتے ہیں.... پھر یہ دھوکہ بازی بھی ہے کہ دکاندار قیمت خالص آٹے کی وصول کرتے ہیں اور آٹا وہ دیتے ہیں جس میں ریت اور مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے بددیانتی صرف اس چیز کا نام نہیں کہ تم کسی کا ناحق روپیہ لے لیتے ہو۔ بلکہ بددیانتی اس بات کا بھی نام ہے کہ تم کسی کی کوڑی اٹھا لیتے ہو۔ اسیطرح بددیانتی صرف اس کا نام نہیں کہ تم ۹۵ فیصدی آٹا اور ۵ فیصدی مٹی ملا کر دو بلکہ اگر تم ۹۸ فیصدی آٹا اور ۲ فیصدی مٹی ملاتے ہو یا ننانوے فیصدی آٹا اور ایک فیصدی مٹی ملاتے ہو یا ساڑھے ننانوے فیصدی آٹا اور نصف فیصدی مٹی ملاتے ہو بلکہ اگر تم ۹۹۹ حصہ آٹا اور ۱/۱۰۰۰ حصہ مٹی ملاتے ہو تو وہ بھی ویسی ہی بددیانتی اور گندی عادت ہے جیسے ۵ فیصدی مٹی ملانا۔ نیکی اور بدی دل سے تعلق رکھتی ہے۔ جس طرح اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کی راہ میں اخلاص سے ایک پیسہ دیتا ہے اور وہ یہ امید رکھتا ہے کہ اس کا ایک پیسہ امیر آدمی کے ایک لاکھ روپیہ سے کم نہ سمجھا جائے اور وہ اخلاص سے ایک پیسہ دے کر سمجھتا ہے کہ اس نے ایک لاکھ روپیہ دینے والے جیسی قربانی کی ہے تو اسی طرح اگر کوئی شخص ۵ فیصدی ٹھگی کرتا ہے تو وہ بھی ٹھگ ہے اور جو ۱/۱۰۰۰ حصہ کی ٹھگی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ٹھگ ہے جس طرح نیکی کی جزا نیت پر ہے۔ اسی طرح بدی کی سزا بھی نیت پر ہے جس طرح اللہ تعالےٰ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی راہ میں ایک غریب نے اخلاص سے ایک پیسہ دیا اور دوسرے امیر نے ایک لاکھ روپیہ دیا۔ بلکہ وہ اخلاص دیکھتا ہے اور اس کے مطابق جزا دیتا ہے۔ اسیطرح اللہ تعالےٰ یہ نہیں دیکھے گا کہ ایک نے ۵ فیصدی ٹھگی کی ہے اور دوسرے نے آدھ فیصدی۔ بلکہ وہ کہے گا کہ دونوں نے ٹھگی کی ہے۔ ۵ فیصدی ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے اور ۱/۱۰۰۰ حصہ ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے۔ تقدس اور نجاست کا دل سے تعلق ہوتا ہے اور جس طرح زیادہ نیکی بھی نیکی اور تھوڑی نیکی بھی نیکی سمجھی جاتی ہے۔ اسیطرح زیادہ بدی بھی بدی اور تھوڑی بدی بھی بدی سمجھی جاتی ہے"

(الفضل ۶ جولائی ۱۹۶۲ء)

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب)

احباب جماعت کو علم ہے کہ خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ آٹھ ماہ سے بعارضہ درد و سوزشِ پتّہ و جگر بیمار ہیں پہلے کئی ماہ تو شدید درد کے دورے ہوتے رہے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے تقریباً ڈھائی ماہ سے شدید درد کے دورے تو بند ہو گئے ہیں مگر درد کا جو آخری سخت دورہ ۲۲ نومبر کو ہوا تھا اس کے بعد جو کمزوری ہوئی اس میں پہلے مہینہ تو زیادتی ہوتی رہی مگر اب ڈیڑھ ماہ سے حالت ایک جگہ ٹھہر گئی ہے اور ڈھائی سٹون یعنی ۳۵ پونڈ جو وزن کم ہو گیا تھا وہ اسی طرح ہے اور جسم بہت لاغر اور کمزور ہو گیا ہے اس میں کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا۔ علاج اور غذا کی احتیاط سب مسلسل جاری ہیں مگر صحت میں معمول کے مطابق بالکل ترقی نہ ہونے سے خاکسار کو ہر وقت فکر لاحق رہتا ہے۔ اور طبیعت پریشان رہتی ہے۔

احباب جماعت نے حسبِ محبت اور خلوص سے خاکسار کی تحریکات دعا پر محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کے لئے دعائیں کی ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں ان کا بدلہ خاکسار تو کسی صورت میں ادا نہیں کر سکتا البتہ خاکسار اپنے قادر مطلق کے حضور ہر وقت دعا کرتا ہے کہ وہ خود ایسے تمام احباب کو بہت بڑھ چڑھ کر اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار پھر تمام بہن اور بھائیوں کی خدمت میں نہایت درد بھرے دل اور عاجزی کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ وہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفا یابی اچھی صحت اور نیک لمبی زندگی کے لئے بے حد اور التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں تا ہمارا آسمانی آقا جس کے دستِ قدرت میں ہر چیز اور ہر طاقت ہے وہ مجھ ناچیز گناہ گار پر رحم فرمائے اور میری یہ پریشانی اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ دور فرمائے آمین اللّٰھم آمین

(والسلام خاکسار آپ کی دعاؤں کا محتاج مرزا منور احمد)

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا اسلم بیگ صاحب مرحوم کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ــ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا اسلم بیگ صاحب مرحوم مورخہ ۵ ـ فروری ۱۹۶۶ء کو بعمر ساٹھ سال لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی خوشدامن تھیں۔

مرحومہ کا جنازہ ان کے فرزند مکرم مرزا اکمل بیگ صاحب اور دیگر اعزہ ۶ ـ فروری کو لاہور سے ربوہ لائے اسی روز نماز عصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ ابنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

طفل امروز قائد فردا

ہماری قومی ترقی کے مستقبل کا انحصار ہمارے بچوں کی عمدہ تربیت پر ہے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ احباب سے ہر تعاون کے لئے تیار ہے احباب اس ضمن میں اپنی مشکلات اور ضروریات سے شعبہ ہذا کو مطلع کریں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴